3854 ـ غير مسلم كو صدقه دينا

سوال

1 ـ كيا غير مسلموں كو صدقه دينا جائز ہے، اور خاص كر امريكه جيسے ملك ميں ؟

2 ـ كوئى شخص (ميرے خيال ميں وه مسلمان ہے) سوال كرے، اور كچھ معين رقم مانگ رہا ہو تو اس جيسى حالت ميں ہميں كيا كرنا چاہيے؟ ميرى گزارش ہے كه اگر مانگنے والا غير مسلم ہو تو پھر اس كى بھى وضاحت كر ديں؟

3 ـ كيا اگر مانگنے والا نشئى اور شرابى ہو تو كيا مندرجه بالا دونوں سوالوں ميں بھى يہى حكم لاگو ہو گا؟ كيونكه ممكن ہے وه اس رقم سے نشه آور اشياء يا شراب خريدے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

1 ـ غير مسلم فقراء و مساكين كو نفلى صدقه و خيرات دينا جائز ہے اور خاص كر جب وه قريبى عزيز اور رشته دار ہوں ليكن شرط يه ہے كه وه ہمارے خلاف جنگ كرنے والوں ميں شامل نه ہوں، اور ان ميں سے كسى نے ايسى زيادتى نه كى جس كى بنا پر ان كے ساتھ احسان كرنا ممنوع ٹھرے، اور فرضى زكاة و خيرات انہيں دينا جائز نہيں ہے.

كيونكه الله سبحانه وتعالى كا فرمان ہے:

جن لوگوں نے تم سے دين كے باره ميں لڑائى نہيں لڑى اور تمہيں جلاوطن نہيں كيا ان كے ساتھ حسن سلوك كرنے، اور منصفانه برتاؤ كرنے سے الله تعالى تمہيں نہيں روكتا، بلكه الله تعالى تو انصاف كرنے والوں سے محبت كرتا ہے.

الله تعالى تمہيں صرف ان لوگوں سے محبت كرنے سے روكتا ہے جنہوں نے تم سے دين كے باره ميں لڑائى لڑى اور تمہيں جلاوطن كيا، اور جلاوطن كرنے والوں كى مدد كى، جو لوگ ايسے كفار سے محبت كريں وه قطعا ظالم ہيں الممتحنة (8 ـ 9).

اور اسماء بنت ابى بكر رضى الله تعالى عنہا كى مندرجه ذيل حديث كى بنا پر وه بيان كرتى ہيں كه:

" ميرى والده اپنے والد كے ساتھ ميرے پاس آئى جو كه مشرك تھى ـ اس معاہدے كى مدت كے دوران جب نبى كريم صلى الله عليه و سلم نے قريش كے ساتھ معاہده كيا تھا ـ تو ميں نے رسول كريم صلى الله عليه وسلم سے دريافت كيا: اے الله تعالى كے رسول صلى الله عليه وسلم ميرے پاس ميرى والده رغبت ركھتے ہوئے ـ مدد طلب كرنے ـ آئى ہے،

تو کیا میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اس سے صلہ رحمی کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2946).

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک یہودی عورت نے ان سے مانگا تو انہوں نے اسے دے دیا، تو وہ یہودی عورت کہنے لگی: اللہ تعالی آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے، تو عائشہ رضی اللہ تعالی نے اسے عجیب سمجھا، جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو انہیں کہا: تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں: پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد ہمیں فرمایا: ان کی طرف وحی آئی ہے کہ تم اپنی قبروں میں آزمائش اور فتنہ میں ڈالے جاؤ گے"

مسند احمد حدیث نمبر (24815).

تو یہ دونوں حدیثیں کافر کو صدقہ دینے کے جواز پر دلالت کرتی ہیں.

اور کفار فقراء کو زکاۃ دینی جائز نہیں ہے، کیونکہ زکاۃ صرف انہیں دی جاسکتی ہے جو آیت مصاریف زکاۃ میں فقراء و مساکین وغیرہ ذکر ہوئے ہیں.

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

نفلی صدقہ و خیرات میں سے مشرک کو دینے میں کوئی حرج نہیں، لیکن فرضی زکاۃ و صدقہ وغیرہ میں اس کا کوئی حق نہیں، اور اللہ تعالی نے ایسے لوگوں کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اور وہ کھانا کھلاتے ہیں الآیۃ

دیکھیں: کتاب الام للشافعی جلد (2).

اور مسلمان فقراء و مساکین کو صدقہ و خیرات دینا افضل اور بہتر ہے؛ کیونکہ انہیں صدقہ دینے میں اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری میں ان کی معاونت ہے، اور ان کے دینی اور دنیاوی امور میں ان کی معاونت ہو گی، اور پھر اس میں مسلمانوں کے مابین آپس میں ترابط و تعلقات بھی پیدا ہوتے ہیں، اور خاص کر آج کے دور میں تو مسلمان فقراء مالداروں سے زیادہ تعداد میں ہیں، اللہ تعالی ہی مدد کرنے والا ہے.

2 ـ اگر مال مانگنے سوال کرنے والا شخص مسلمان ہو، اور وہ محتاج ہے اور آپ اس کى محتاجگى كا يقين بھى كر چکے ہیں تو پھر جو کچھ صدقہ و خیرات سے آپ کے پاس میسر ہو اسے دے دیں، اور اسى طرح اگر غير مسلم بھى ہو.

لیکن مسلمان محتاجوں کے لیے افضل اور بہتر تو یہی ہے کہ وہ راستوں اور چوراہوں پر سوال کرنے سے اجتناب كريں ـ اور اگر اس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو ـ تو پھر انہیں اسلامى خيراتى تنظیموں کے دفاتر میں جانا چاہیے تو فقراء و محتاج لوگوں میں صدقہ و خیرات تقسیم کرنے کا کام کرتی ہیں، اور اسى طرح مستحقين تك صدقہ و خیرات پہنچانے کے لیے لوگوں كو با اعتماد خيراتى تنظیموں كى مدد و معاونت کرنی چاہیے.

3 ـ لیکن اگر مال کا سوال کرنے والا شخص ـ چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر ـ کسی حرام کام یا حرام چیز کی خریداری کے لیے مال مانگ رہا ہے، یا وہ اس مال کو کسی حرام فعل میں صرف کرے گا تو اسے یہ صدقہ و خیرات دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ ایسا کرنے میں حرام فعل کے ارتکاب میں اس کی معاونت و مدد ہو گی.

اور اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم نیکی و بھلائی اور تقوى کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور برائی معصیت اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو .

واللہ اعلم .